گلدستۂ محسن

یعنی

انتخاب کلیات نعت

صبح تجلی۔ چراغ کعبہ

نوشتہ

محسن کاکوروی

دانش محل امین الدولہ پارک لکھنؤ

گلدستۂ محسنؔ

یعنی

انتخاب کُلّیاتِ نعت

نوشتہ

حضرت محسنؔ کاکوروی

دانش محل۔ امین الدولہ پارک لکھنؤ

Price Twelve Annas

طبع اول ایک ہزار

قیمت Price Twelve Annas

فروری سنہ ۱۹۵۸ء

ناشر

دانش محل

امین الدولہ پارک لکھنؤ

طابع

تنویر پریس لکھنؤ

فہرست

گزارش

کلیات نعت حضرت محسنؒ کاکوروی کا مجموعہ عرصہ سے کم یاب ہے۔ طلباء اور باذوق حضرات کی آسانی کیلئے سب سے پہلے مدیح خیر المرسلین (لامیہ قصیدہ)، صبح تجلی اور مثنوی چراغ کعبہ کو ایک ساتھ شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس کے بعد ہم مکمل کلیات نعت اور اس کی پوری شرح بھی شائع کریں گے انشاءاللہ۔

طاہر محسن

نور اللغات آفس کاکوری۔ ضلع لکھنؤ

مدیح خیر المرسلین

۱۲۹۳ھ

سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدانِ گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طولِ امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانبِ قبلہ ہوئی ہے یورشِ ابرِ سیاہ
کہیں پھر کعبہ میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

دھر کا ترسا بچہ ہے برق لئے جل میں آگ
ابر چوٹی کا برہمن ہے لئے آگ میں جل

ابر پنجابِ تلاطم میں ہے اعلیٰ ناظم
برق بنگالۂ ظلمت میں گورنر جنرل

نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل

دیکھیے ہوگا سری کشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

راکھیاں لے لے سلونوں کی برہمن نکلیں
تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

ابکے میلا تھا ہنڈولے کا بھی گردابِ بلا
نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ بہل

ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے
نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل

تہ و بالا کیے دیتے ہیں ہوا کے جھونکے
بیڑے بھادوں کے نکلتے ہیں بھرے گنگا جل

کبھی ڈوبی کبھی اچھلی مہِ نو کی کشتی
بحرِ اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہل چل

قمریاں کہتی ہیں طوبےٰ سے مزاج عالی
لالۂ باغ سے ہندو نے فلک کھیم کُشل

شبِ دیجور اندھیرے میں ہے ظلمت کے نہاں
لیلیٰ محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

شاہدِ کفر ہے مکھڑے سے اٹھائے گھونگٹ
چشمِ کافر میں لگائے ہوئے کافر کا جل

جوگیا بھیس کیے چرخ لگائے ہے بھبوت
یا کہ بیراگی ہے پربت پہ بچھائے کمل

شب کو مہتاب نظر آئے نہ دن کو خورشید
ہے یہ اندھیر مچائے ہوئے تاثیرِ زحل

وہ دھواں دھار گھٹا ہو کہ نظر آئے نہ شمع
گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھے اسے لے کر مشعل

نور کی پتلی ہوئی پردۂ ظلمت میں نہاں
چشمِ خورشید جہاں بیں میں ہیں آثارِ سبل

آتشِ گل کا دھواں بامِ فلک تک پہنچا
جم گیا منزلِ خورشید کی چھت میں کاجل

ابر بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیر اگھپ ہے
برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لانا مشعل

جس طرف سے گئی بجلی پھر ادھر آ نہ سکی
قلعۂ چرخ میں ہے بھول بھلیاں بادل

فیضِ ترطیبِ ہوا نے یہ دکھائی تاثیر
زرِ محلول ہے اخگر تو کھرل ہے منقل

آبِ آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے
کہیے تصویر سے گرنا نہ کہیں دیکھ سنبھل

آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا
شاخ میں کاہکشاں کے نکل آئی کونپل

دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہے گلشن کی بہا
دیدۂ نرگسِ شہلا کو نہ سمجھو اخول

خضر فرماتے ہیں سنبل سے تری عمر دراز
پھول سے کہتے ہیں پھلتا رہے گلزارِ امل

عطر افشاں ہے شبیہ گلِ نسرین و سمن
نخلِ داؤدیِ مومی سے ٹپکتا ہے عسل

لہریں لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سبزہ
چرخ پر بادلا پھیلا ہے زمیں پر مخمل

جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں تو آتی ہے نظر — مصحفِ گل کے حواشی پہ طلائی جدول
ہمزباں وصفِ چمن میں ہوئے سب اہلِ چمن — طوطیوں کی جو ہے تضمین تو بلبل کی غزل
تختِ طاؤسیِ گلشن پہ ہے سایہ کئے ابر — چتر کھولے ہوئے فرقِ شہِ گل پر سنبل
جس طرف دیکھئے بیلے کی کھلی ہیں کلیاں — لوگ کہتے ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی کونسل
شاخ پر پھول ہیں جنبش میں زمیں پر سنبل — سب ہوا کھاتے ہیں گلشن میں سحر اور پیدل
پھول لوٹے ہوئے پھرتے روشوں پر ہیں نسیم — یا سڑک پر ہیں ٹہلتے ہوئے گلگوں کوتل
آہِ قمری میں مزہ اور مزے میں تاثیر — سرو میں دیکھئے پھول آنے لگے پھول میں پھل
ساتھ ساتھ آتے ہیں نالوں کے جگر کے ٹکڑے — شجرِ آہ رسا میں نکل آئی کونپل
شجرے میں پیرِ مغاں نے نکل آئیں شاخیں — حرمتِ دخترِ رز میں نظر آتا ہے خلل
سبزۂ خط سے ہوا ہونے لگی سرخیِ لب — چمنِ حسن سے لال اڑ گئے بن کر ہریل
صاف آمادۂ پرواز ہے شاہاں کی طرح — پر لگائے ہوئے مژگانِ صنم سے کاجل
خندہ ہائے گلِ تالیں سے ہوا شورِ نشور — کیا عجب ہو جو پریشان ہے خوابِ مخمل
طرفہ گردش میں گرفتار عجب پھیر میں ہو — سرمہ ہے نیند مری دیدۂ بیدار کھرل
شاخِ شمشاد پہ قمری سے کہو چھیڑے ملار — نونہالانِ گلستاں کو سنائے یہ غزل

غزل

سمتِ کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل — تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل
سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل — برج میں آج کشن ہے کالا بادل
خوب چھایا ہے سرِ گوکل متھرا بادل — رنگ میں آج کنھیا کے ہے ڈوبا بادل
شاہدِ گل کا لئے ساتھ ہے ڈولا بادل — برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل

سطحِ افلاک نظر آتی ہے گنگا جمنی / روپ بجلی کا سنہرا ہے روپہلا بادل

چرخ پر بجلی کی چل پھر سے نظر آتا ہے / سبزہ چمکائے ہلاتا ہوا برچھا بادل

جب تلک برج میں جمنا ہی یہ کھلنے کا نہیں / ہے قسم کھائے اٹھائے ہوئے گنگا بادل

بجلی دو چار قدم چل کے پلٹ جائے نہ کیوں / وہ اندھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل

چشمۂ مہر ہے عکسِ زرِ گل سے دریا / پرتوِ برق سے سونے کا ہے بجرا بادل

میری آنکھوں میں سماتا نہیں یہ جوش و خروش / کسی بے درد کو دکھلائے کرشمہ بادل

دلِ بیتاب کی ادنیٰ سی چمک ہے بجلی / چشمِ پُر آب کا ہے ایک کرشمہ بادل

طپشِ دل کا اڑایا ہوا نقشا بجلی / چشمِ پُر آب کا دھویا ہوا خاکا بادل

اپنی کم ظرفیوں سے لاکھ فلک پر چڑھ جائے / میری آنکھوں کا ہے اُترا ہوا صدقہ بادل

کچھ ہنسی کھیل نہیں جوششِ گریہ کا ضبط / یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل

جامِ عمرِ فلکِ پیر ہوا ہے لبریز / لئے آتا ہے جنازہ دئے کاندھا بادل

راجہ اندر ہے پری خانۂ مے کا پانی / نغمۂ نَے کا سری کشن کنھیا بادل

جوش پر رحمتِ باری ہے چڑھاؤ خُمِ مے / چشمکِ برق سے کرتا ہے اشارہ بادل

دیکھتا گر کہیں محسن کی فغان و زاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

پھر چلا خامہ قصیدے کی طرف بعدِ غزل / کہ ہے چکر میں سخنگو کا دماغِ مُختل

باغ میں ابرِ سیہ مست چڑھا کر آیا / جامِ خورشید مع میکدۂ برجِ حمل

چشمِ میکش میں گلابی ہے کہ پھولا ہے گلاب / پھول کیوڑے کا کھلا ہے کہ کھُلی ہے بوتل

جامِ بے بادہ سے کہتے ہیں کہ رندوں کو نہ چھیڑ / دستِ بے جام سے کہتے ہیں کلیجوں کو نہ مل

گوہرِ دل کو بڑی سنگدلی سے پیسا ، کشتیِ مے کو بنایا مرے ساقی نے کھرل

کیسی افسردگی کیا بات ہے مرجھانے کی غنچہ کہتا ہے بجا لو سے کہ گلشن سے نکل

سیر میں دشت کے مصروف ہے جو پاؤں ہے لنگ شغل میں چاک گریباں کے ہو جو ہاتھ ہے شل

مصر والوں کو یہ ڈر ہے کہ زلیخا کے لئے سرِ بازار نہ بکنے لگے سودے کا خلل

مے گلرنگ ہے کیا شمع شبِ فکر کا پھول چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

کیا جنوں خیز ہے لکھنے میں صریرِ کلک کہ سیاہی سے ہے ہر حرف کو سودے کا خلل

ہے سخنگو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر ہو گئی نظم کی انشا و خبر سب مہمل

دل میں کچھ اور ہے پر منہ سے نکلتا ہے کچھ اور لفظ بے معنی ہیں اور معنی ہیں سب بے اٹکل

کتنا بے قید ہوا کس قدر آوارہ پھرا کوئی مندر نہ بچا اس سے نہ کوئی استھل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہے کبھی جمنا پر گھاگرا پر کبھی گزرا کبھی سوئے چنچل

چھینٹے دینے سے نہ محفوظ ہے قلزم و نیل نہ بچا خاک اڑانے سے کوئی دشت و جبل

ہاں یہ سچ ہے کہ طبیعت نے اُڑایا جو غبار ہوئی آئینۂ مضمون کی دو چنداں صیقل

روئے معنی ہے بھٹکنے میں بھی اعلیٰ کی طرف تاکتا ہے تو ثریا کی سنہری بوتل

اک ذرا دیکھئے کیفیتِ معراجِ سخن ہاتھ میں جامِ زحل شیشۂ مہ زیرِ بغل

گرتے پڑتے ہوئے مستانہ کہاں کھا پاؤں کہ تصور بھی وہاں جا نہ سکے سر کے بھل

یعنی اُس نور کے میدان میں پہنچا کہ جہاں خرمنِ برق تجلی کا لقب ہے بادل

تارِ بارانِ مسلسل ہے ملائک کا درود ہے تسبیحِ خداوندِ جہاں عز و جل

کہیں طوبیٰ کہیں کوثر کہیں فردوسِ بریں کہیں بہتی ہوئی نہرِ لبن و نہرِ عسل

کہیں جبریل حکومت پہ کہیں اسرافیل کہیں رضواں کا کہیں ساقیِ کوثر کا عمل

کنزِ مخفی کے کسی سمت نہاں تہ خانے
اک طرف مظہرِ قدرت کے عیاں شیش محل

عاشقِ جلوہ طلبگار کہیں چشمِ قبول
نازِ معشوق کے پردے میں کہیں حسنِ محل

گلِ بیرنگیِ مطلق کے لہکتے گلزار
بے نیازی کے ریاحیں سے مہکتے جنگل

باغِ تنزیہ میں سرسبز نہالِ تشبیہ
انبیا جس کی ہیں شاخیں عرفا ہیں کوپل

گلِ خوشرنگِ رسولِ مدنیِ عربی
زیبِ دامانِ ابد طرۂ دستارِ ازل

نہ کوئی اس کا مشابہ ہے نہ ہمسر نہ نظیر
نہ کوئی اس کا مماثل نہ مقابل نہ بدل

اوجِ رفعت کا قمر نخلِ دو عالم کا ثمر
بحرِ وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول

مہرِ توحید کی ضو اوجِ شرف کا مہِ نو
شمعِ ایجاد کی لو بزمِ رسالت کا کنول

مرجعِ روحِ امیں زیبِ دہِ عرشِ بریں
حامیِ دینِ متیں ناسخِ ادیان و ملل

ہفت اقلیم ولایت میں شہِ عالی جاہ
چار اطرافِ ہدایت میں نبیِ مرسل

جی میں آتا ہے لکھوں مصرعِ برجستہ اگر
وجد میں آکے قلم ہاتھ سے جائے نہ اچھل

مطلع

منتخب نسخۂ وحدت کا یہ تھا روزِ ازل
کہ نہ احمد کا ہے ثانی نہ احد کا اوّل

دورِ خورشید کی بھی حشر میں ہو جائیگی صبح
تا ابد دورِ محمد کا ہے روزِ اوّل

شبِ اسریٰ میں تجلی سے رخِ انور کی
پڑ گئی گردنِ رفرف میں سنہری ہیکل

سجدۂ شکر میں ہے ناصیۂ عرشِ بریں
خاک سے پائے مقدس کی لگا کر صندل

افضلیت پہ تری مشتمل آثار و کتب
اولویت پہ تری متفق ادیان و ملل

لطف سے تیرے ہوئی شوکتِ ایماں محکم
قہر سے سلطنتِ کفر ہوئی مستاصل

مبحثِ جاہ میں اعلیٰ کے ہیں معنی ادنیٰ
مصرفِ جود میں اکثر کا مرادف ہو اقل

شانہ حضرت کا ہو تشدید دو لام واللیل / صادِ مازاغ بصر سرمۂ چشم اکحل

جس طرف ہاتھ بڑھیں کفر کے ہٹ جائیں قدم / جس جگہ پاؤں رکھے سجدہ کریں لات و ہبل

تیری تشبیہ کا ہے آئینہ خانہ تنزیہہ / شانِ بیرنگیِ مطلق ہے تجھے زنگ محل

ہے حقیقت کا مجاز آپ کا حیرت کا مقام / بے نیازی کو نیاز آپ کا نازش کا محل

ہو سکا ہے کہیں محبوبِ خدا غیرِ خدا / اک ذرا دیکھ سمجھ کر مری چشمِ احول

رفع ہونے کا نہ تھا وحدت و کثرت کا خلاف / میم احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل

نظر آئے اگر احمد میں مجھے دال دوئی / روزِ محشر ہوں الٰہی مری آنکھیں احول

پھر اسی طرز کی مشتاق ہے مواجیِ طبع / کہ ہے اس بحر میں اک قافیہ اچھا بادل

غزل

کیا جھکا کعبے کی جانب کو ہے قبلہ بادل / سجدے کرتا ہے سوئے یثرب و بطحا بادل

چھوڑ کر میکدۂ ہند و صنم خانۂ برج / آج کعبے میں بچھائے ہے مصلا بادل

سبزۂ چرخ کو اندھیاری لگا کر لایا / شہسوارِ عربی کے لئے کالا بادل

بحرِ امکاں میں رسولِ عربی دُرِّ یتیم / رحمتِ خاصِ خداوند تعالیٰ بادل

قبلۂ اہلِ نظر کعبۂ ابروئے حضور / موئے سر قبلہ کو گھیرے ہوئے کالا بادل

رشک سے شعلۂ رخسار کے روتی ہے برق / برق کے منھ پہ ہے رکھے ہوئے پلا بادل

دور پہنچی لبِ جاں بخش نبی کی شہرت / سن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسیٰ بادل

چشمِ انصاف سے دیکھ آپ کے دندان شریف / دُرِ یکتا ہے ترا گرچہ یگانہ بادل

تھا بندھا تار فرشتوں کا درِ اقدس پر / شبِ معراج میں تھا عرش معلیٰ بادل

آمد و رفت میں تھا ہمقدم برقِ براق / مرغزارِ چمنِ عالمِ بالا بادل

ہفت اقلیم میں اس دیں کا بجایا ڈنکا — تھا تری عام رسالت کا گرجتا بادل

دینِ اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا — یا اُٹھا قبلے سے دیتا ہوا کاندھا بادل

آستانے کا ترے دہر میں وہ رتبہ ہے — کہ جو نکلا تو جھکائے ہوئے کاندھا بادل

تو وہ فیاض ہے در پہ ترے سائل کی طرح — فلکِ پیر کو لایا دئے کاندھا بادل

تیغ میدانِ شجاعت میں چمکتی بجلی — ہاتھ گلزارِ سخاوت میں برستا بادل

محسنؔ اب کیجئے گلزارِ مناجات کی سیر — کہ اجابت کا چلا آتا ہے گھرتا بادل

مطلع

سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے سب سے افضل — میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل

ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیری خالی — نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

دین و دنیا میں کسی کا نہ سہارا ہو مجھے — صرف تیرا ہو بھروسہ تری قوت ترا بل

ہو مرا ریشۂ اُمید وہ نخلِ سرسبز — جسکی ہر شاخ میں ہو پھول ہر اک پھول میں پھل

آرزو ہے کہ رہے دھیان ترا تا دمِ مرگ — شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل

نام احمد بزباں سرِّ بلا میم بصدر — لب پہ ہو صلِّ علیٰ دل میں ہمہ عز و جل

روح سے میری کہیں پیار سے عزرائیل — کہ مری جان مدینے کو جو چلتی ہے تو چل

دمِ مُردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا مری — فکرِ فردا کی نہ کر دیکھ لیا جائے گا کل

یادِ آئینۂ رخسار سے حیرت ہو مجھے — گوشۂ قبر نظر آئے مجھے شیش محل

میزباں بن کے نکیرین کہیں گھر ہے ترا — نہ اُٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل

رخِ انور کا ترے دھیان رہے بعدِ فنا — میرے ہمراہ چلے راہِ عدم میں مشعل

حذف ہوں میرے گناہانِ ثقیل اور خفیف — آئیں میزاں میں جب افعالِ صحیح و مُعتل

میری شامت سے ہو آراستہ گیسوئے سیاہ — عارضِ شاہدِ محشر ہو اگر حُسنِ عمل

صفِ محشر میں ترے ساتھ ہو تیرا مداح — ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل

کہیں جبریلؑ اشارہ سے کہ ہاں بسم اللہ — سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل

صبحِ تجلّی

حالِ ولادت اصبح اکرم صلّے اللہ علیہ وسلم

۸۴۲ ۴۴۷

سنہ ۱۲۸۹ ھ

بیضاویِ صبح کا بیاں ہے — تفسیر کتابِ آسماں ہے

ہے خاتمۂ شبِ دل افروز — دیباچہ نگارِ نسخۂ روز

آثارِ سحر ہوئے نمایاں — سیپارہ لئے ہوئے ہے دوراں

واللیل کو ختم کر چکا ہے — آمادۂ دورِ والضحےٰ ہے

عنوانِ فلک ہے دُرِّ منثور — لوحِ زرّینِ سورۂ نور

اطراف بیاضِ مطلعِ صاف — والفجر کے حاشیے پہ کشاف

معمورۂ دہر تا بیاباں — ہمطالعِ کشور بدخشاں

ہر دشت ہے مثلِ دشتِ ایمن — ہر کوہ برنگِ طور روشن

عالم میں ہے آفتابِ تاثیر — آبِ حلب و ہوائے کشمیر

گردوں کے غلاف میں ہے پنہاں — مشکوٰۃِ شریفِ مہرِ تاباں

آنکھیں نظارے کی طلبگار — نظارے کا بخت خفتہ بیدار

منظور ہے حسن کا تماشا — ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا

ہے شرق سے غرب تک پریشاں — ق — نورِ عینین پیرِ کنعاں

وہ سورۂ یوسف تجلّی — یہ مطلعِ مصر کی عزیزی

پستی کا دماغ آسماں پر — ق — اوجِ افلاک مہر گستر

وہ ہے بَلَغَ العُلےٰ کی تفسیر — یہ ہے کشف الدجےٰ کی تعبیر

مضمونِ طلوعِ صبحِ صادق — مشہور روایتِ مشارق

موقوف حدیثِ شب کی تصحیح — رکھ دیجئے طاق پر مصابیح

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے — انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے

مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہے — مریخ کی سست مشتری ہے

روپوش دبیرِ چرخِ اخضر — ظلمت کا سیاہ کرکے ابتر

اہلِ مدِ کہکشاں سے مفرور — پروانہ نویس شمع کافور

زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ — نظم پر دیں کا قافیہ تنگ

ہے شکرِ سپہر رات بھر کی — کیا بات ہے مطلعِ سحر کی

بر مطلعِ صبحِ صادق اُستاد — از دیدہ نوشت صاد بر صاد

ہے وقت اخیرِ شب خلاصا — الواحِ زبرجدِ فلک کا

ہنگامہ سپیدۂ سحر گاہ — ساعات میں روز و شب کی واللہ

اک مخبرِ صادق البیاں ہے — پیغمبرِ آخر الزماں ہے

کیفیتِ وحی میں ہے بلبل — ہے وقتِ نزولِ مصحفِ گل

سبزہ ہے کنارِ آبجو پر — یا خضر ہے مستعد وضو پر

نوبت ہے صدائے قمریاں کی — تیاری ہے باغ میں اذاں کی

محوِ تکبیر فاختہ ہے — قد قامتِ سروِ دلربا ہے

اک شاخ رکوع میں رکی ہے — اور دوسری سجدے میں جھکی ہے

سوسن کی زباں پہ مناجات — جاری لبِ جو سے التحیات

تسبیحِ شگوفہ یا مصوّر — تحریمۂ تاک ربِ اغفر

پھیلی ہے بوئے گل چمن میں — اور صلِ علیٰ کا غل چمن میں

غنچے میں ہے خامشی کا عالم — یا صومِ سکوت میں ہے مریم

کیاری ہر اک اعتکاف میں ہے — اور آبِ رواں طواف میں ہے

پابندِ زکوٰۃ نامیہ ہے — کانٹا زرِ گل کو تولتا ہے

لایا یہ مجاہدِ صبا رنگ — نافرماں ہو رہا ہے چو رنگ

سالک ہے چمن میں نخلِ نو دل — مجذوب ہے شاخِ بیدِ مجنوں

ہے صوفی صاف دل صنوبر — تحریکِ نسیم حالت آور

ہر تخم بہ خلوت آرمیدہ — ہر ایک ثمر خدا رسیدہ

ابدال ہیں برگ و نخل اوتاد — ہے نغمۂ العبد سروِ آزاد

خدمت میں بہار کی صبا ہے — سبزہ سنبل کا بالکا ہے

سجادہ بدوش لالہ یکسو — یکسو شب زندہ دار شب بو

ہے استغراق نیلوفر کو — پاسِ انفاس ہے سحر کو

سیفی جو زبانِ خار پر ہے — نرگس کی نگاہ میں اثر ہے

وحدت ہی چمن میں مغز تا پوست　　صادق ہی بہار پر ہمہ اوست

غنچہ نہ رہا تو گل ہوا ہے　　واصل ہے جسے یہاں فنا ہے

کہتا ہے اشارۂ تجلی تو　　مُوْتُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمُوْتُوْا

خرقہ ہے نصیب یاسمن کو　　عمامہ ملا ہے ناروَن کو

پیرایۂ نور میں سمن ہے　　سلطانِ مشائخ چمن ہے

عطار شمیم گلستاں کی　　ہم مرتبہ فرید بوٹی

پھولوں میں ہی یوں گلاب خوش آب　　جیسے قطبوں میں قطبِ اقطاب

کیوڑہ گلاب پُرفضا میں　　غوث الثقلین اولیا میں

ہر شمع خموش فکر میں ہی　　ہر طائرِ شوخ ذکر میں ہی

شورش میں قلندرانہ قمری　　اور چشتی سبز پوش طوطی

ہے خواجۂ نقشبند دیچاہ　　طاؤسِ علیہ رحمۃ اللہ

ہر کبکِ دری خلیل آزر　　ہُدہُد نامِ خدا پیمبر

اعجازِ نسیم صبحدم ہے　　انفاسِ مسیح کی قسم ہے

تنزیہ ہے مست نغمۂ ہُو　　ہنگامہ لا الٰہ ہر سُو

باشان و شکوہ جلوہ فرما　　شاہنشہِ تختگاہِ الّا

سامان ظہور کی ہے تمہید　　قدرت پہ یہ ہو رہی ہے تاکید

فیضِ رُوحُ القُدُس عیاں ہو　　افشائے رموزِ کُن فکاں ہو

آئینہ ہو چار سوئے عالم　　لبریز تجلیات بہم

ہر قطرہ ہو جوشِ بحر در بر　　ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر

وہ شان ہو آج رنگ و بو کی — مصداق ہو جلّ شانہٗ کی

لو ہم نے حباب کو عطا کی — آبِ حیواں کی مہر بحر سی

فرمان بقا کے مستند ہوں — احکام فنا کے مسترد ہوں

کثرت وحدت میں ہو کے فانی — حاصل کرے عمرِ جاودانی

مہماں حدوث کا قدم ہو — امکاں پہ وجوب کا کرم ہو

سیرابیٔ تازہ روپ دکھلائے — ہر شاخِ خمیدہ راست ہوجائے

اسرافیل اپنی صور لائیں — پھر رنگِ رمیدہ کو جمائیں

عزرائیل اب کریں نہ دورہ — ناکارہ کے رہیں عدم کا

اللہ اللہ کیا سماں ہے — ہر شے کو حیاتِ جاوداں ہے

سرسبزی ہو باغ میں جہاں کی — آمد ہے بہارِ بے خزاں کی

لوح و قلم ادیبِ تقدیر — محو خطِ نسخِ عالمِ پیر

ایّام کا بخت پھر جواں ہے — پھر عہدِ شبابِ آسماں ہے

ہستی و عدم میں ایک لَے ہے — لاشے کے بھی لب پہ آج نَے ہے

کیفیّتِ خرّمی سے مسرور — رنگیں طبعانِ محفلِ نور

رضواں نے کہیں سبیل رکھی — ہر کوزے میں سلسبیل رکھی

تیار کیے بحکمِ باری — میکائیل اک طرف نہاری

آئے ہیں ساغر و صراحی — کوثر سے کھنچی ہوئی صبوحی

گلدستے بہشت نے بنائے — جبریل درود پڑھتے آئے

بیٹھے ہوئے ہیں خوشی سے پھولے — غلماں لئے ہار حور گجرے

خاکا ہے زمیں میں آسماں کا — نقشہ ہے مکاں میں لامکاں کا

گویا اُتر آئی ہے زمیں پر — مینا بازارِ چرخِ اخضر

نازل ہوئے عرش سے فرشتے — سب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے

حاضر ہوئی روحِ پاکِ آدم — دوراں نے کہا کہ خیر مقدم

ہمرنگِ اِرم زمانہ بشگفت — طوبیٰ لَکَ یَا اَبَا الْبَشَر گفت

انوار ہیں نوحؑ کے نمایاں — یا ابرِ کرم کا جوشِ طوفاں

رحمت کے لباس میں چھپے راس — شیثؑ و ادریسؑ و خضرؑ و الیاسؑ

یُمن و برکت لئے ہیں موجود — ہارونؑ و شعیبؑ و صالحؑ و ہودؑ

خاتم پہ لکھے ہوئے سلیمانؑ — نقشِ تسخیرِ جن و انساں

بسم اللہِ صاد صبرِ ایوبؑ — الحمد کتابِ شکرِ یعقوبؑ

یوسفؑ مع عزت و مناصب — یونسؑ مع ماہی و مراتب

داؤدؑ لئے زبور پہونچے — موسیٰؑ مع شمعِ طور پہونچے

کعبے میں خلیلؑ کا ہے جلوہ — بُت کرنے لگے خدا کا سجدہ

اسحٰقؑ مع ذبیحؑ آئے — لقماں مع مسیحؑ آئے

تھے حسن و فروش جلوہ مشتاق (اضافت مقلوبہ) — ازواج کے ساتھ ساتھ اخلاق

انواعِ محاسن و کمالات — اقسامِ صفات و عمدہ حالات

جو کچھ اب تک ہوا ازل سے — ہونے والا ہے جو کچھ آئے

ہر نکتہ جانفزائے ناسوت — رازِ ملکوت و سرِّ لاہوت

توحید کی شانِ امتیازی — تجرید کی وضعِ بے نیازی

استغنا ہم رکاب تسلیم
اقبال کے ساتھ تخت و دیہیم

دانش دانائے سرّ مکنوں
سرمایہ نازشِ فلاطوں

وہ نظمِ فصیح جس کا سحباں
طفلِ ناخواندۂ دبستاں

وہ دولت و جاہ روز افزوں
جس کے بندوں میں تھا فریدوں

حاتم کا وصف جودِ کامل
عدلِ نوشیروانِ عادل

حکمت مفتاح قفلِ مقصود
علم آئینۂ وجودِ معبود

ہر گوہرِ قلزمِ ولایت
ہر اخترِ مطلعِ ہدایت

صدیقؓ کا صدق و استواری
عثمانؓ کا حلم و بردباری

آوازہ عمرؓ کی صاحبی کا
اور دبدبہ مرتضیٰ علیؓ کا

ریحانِ بہشت روح پرور
خلقِ حسنؓ شگفتہ منظر

رنگینیٔ لالہ زارِ ایماں
جانبازیٔ سیدِ شہیداںؓ

آثارِ محبانِ ابرار
انوارِ مہاجرینؓ و انصارؓ

مقبولیٔ بایزیدؒ و ادہمؒ
محبوبیٔ خاص غوثِ اعظمؒ

عرفانِ ابوسعید کرخیؒ
روشن دلیٔ جنیدؒ و شبلیؒ

گستاخیٔ عاشقانِ مغرور
رسوائیٔ دار و گیرِ منصورؒ

عشق آفتِ عاشقانِ جانباز
حسن آئینۂ تجلیٔ ناز

مجنوں و ہجومِ حسرتِ دل
لیلیٰ مع ساربان و محمل

القصہ یہ دیکھ کر تماشا
حیرت ہوئی آ کے جلوہ فرما

کہتی ہوئی کیا ہو آج ساماں
کھلتا نہیں کچھ یہ سرِّ پنہاں

خورشید فلک کے سائباں میں　　یوسف ہے غبارِ کارواں میں

خلوت گہِ حُسن ہے زمانہ　　اور جلوۂ صبح شاہدانہ

ڈوبی ہوئی رنگ میں چمن کے　　نکھری ہوئی روپ میں دُلھن کے

خورشیدِ ظہور کا شرف ہے　　معراج نظر کو ہر طرف ہے

مظہر کا خطاب میرزا ہے　　مَنظر کا لقب ابو العُلا ہے

شبنم کو مِلِم فلک آبی　　مٹی میں کمالِ بُوترابی

ہر قطرے میں آبِ تابِ گوہر　　ہر موج شعاعِ مہرِ انور

کرتا ہے فلک سجود پیہم　　ہُل بہ زمیں ہو سرِ شِ اعظم

اونچی ہوئی یہ مکاں کی کرسی　　سب کُھل گئی لامکاں کی قلعی

مرکوز کو چلی گئی ہے کیا نار　　آتشکدے گُل ہوئے جو یکبار

پانی طوبےٰ کی جڑ میں پہونچا　　جو خشک ہوا ہے بحرِ ساوا

ہے خاک کی طبع میں روانی　　جو دشت سماوہ میں ہو پانی

چلتے ہیں یہ کس ہوا کے جھونکے　　ہوش اُڑتے ہیں جن سے کاہنوں کے

باندھا وہ قضا نے لعن کا لام　　ابلیس کی فوج میں ہے کہرام

بُت نُہر سکوت بر دہاں ہے　　بتخانوں میں شورِ اَلاَماں ہے

کس کی شوکت کا زلزلہ ہے　　قصرِ کسریٰ جو ہل رہا ہے

ہے کس کو خطاب ایزدِ پاک　　لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

گم نورِ وجود میں عدم ہے　　آغوشِ حدوث میں قدم ہے

ہے فرش پہ عرش کی تجلّی　　کہتی ہوئی لَا اِلٰہ غیری

ہے قبلہ ہر ایک سمت پُر نور ہر بیت ہے مثلِ بیت معمور
ہر نقص کمال کا سزاوار ہر جز و میں عقلِ کل کے آثار
کیا رنگ قبول جلوہ گر ہے ہر گُل پہ ہزار کی نظر ہے
ہے چاندنی ایک ماہ پیکر سورج مُکھی آفتاب انور
اورنگ نشین باغ ہے گُل اور ماہفت ہزاریوں میں بُلبل
ذی حکم خزانہ اشرفی ہے صد برگ کا اسم پانصدی ہے
عباسی کو دعویِ فُتوّت داؤدی کو شبہہ نبوّت
ہر دانہ ہے عابد سحر خیز ہر ذرّہ ہے خاک شمس تبریز
القاب نسیم دامنِ دشت مخدوم جہانیاں جہاں گشت
خالق کا کرم ہے فیض گُستر بخشش کا صلائے عام گھر گھر
روئے حسنات سوئے اخیار چشمِ رحمت سوئے گنہگار
ہے لشکر میں عابدوں کی طاعت محسن کی تلاش میں شفاعت
جیسی اس دن سحر ہوئی ہے ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہے
این نسخہ چہ سر انتخاب دارد این صبح چہ آفتاب دارد
ناگاہ بجلوۂ عبارت پیدا ہوئی غیب سے بشارت
یہ صبح سعادت جہاں ہے نوروز بہارِ جاوداں ہے
مفتاحِ خزینہ ہائے اسرار مصباحِ تجلیاتِ انوار
ہے بدر کمالِ اوجِ تنزیہ لبریز جمالِ جسمِ تشبیہ
نازل ہے زمیں پہ کبریائی بندے کے لباس میں خدائی

اس وقت دیار میں عرب کے — مطلع سے تجلیاتِ رب سے
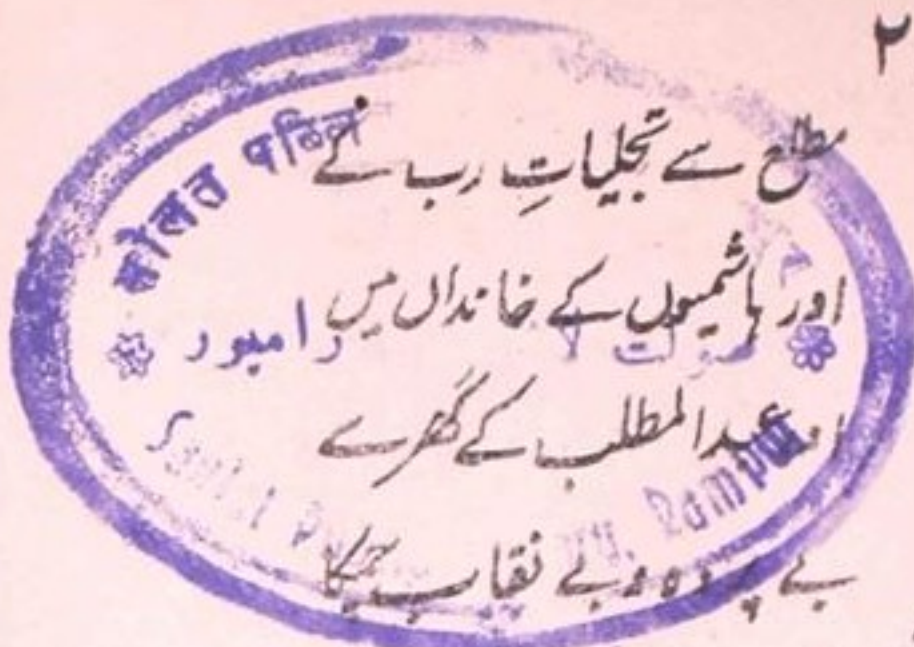
برجِ شرفِ قریشیاں میں — اور ہاشمیوں کے خانداں میں

کعبے کی زمینِ نامور سے — عبدالمطلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا — بے پردہ و بے نقاب چمکا

پیدا ہوئے سرورِ دو عالمؐ ق پیدا ہوئے فخرِ نوحؑ و آدمؑ

محبوبِ خدا نبیِ مرسل — صبحِ دو دینِ روزِ اول

شاہنشہِ انبیا محمدؐ — تاجِ سرِ اصفیا محمدؐ

پیدا ہوئے حضرتِ پیمبرؐ — صبحِ قدرت کے سعدِ اکبر

واللیل اشارتے ز مویش — والشمس عبارتے ز رویش

خورشیدِ سپہرِ دیں محمدؐ

نورِ عینِ الیقیں محمدؐ

پیدا ہوئے قبلۂ طریقت ق پیدا ہوئے کعبۂ حقیقت

مقصودِ ازل اجل و اعلیٰ — منظورِ حضورِ حق تعالیٰ

سلطانِ فلک حشم محمدؐ

مہرِ عرب و عجم محمدؐ

پیدا ہوئے بادشاہِ ذی جاہ ق آرائشِ تختِ لی مع اللہ

عینِ عرفان و مردمِ عین — ابروئے جبیں قابَ قوسین

جان و دلِ مرسلیں محمدؐ

روحِ روحِ الامیں محمدؐ

پیدا ہوئے خاتم النبیینؐ　ق　مہرِ فرمانِ عزت و تمکین

باسمِ احمد احمدِ بلا میم　شانِ صد صلوٰۃ و تسلیم

گنجینۂ اصطفا محمدؐ

آئینۂ حق نما محمدؐ

محوِ رضوانِ حق رواں شش　آل و اصحاب و پیر شش

کیفیتِ وجد میں ہے اب ذوق　کہتا ہے خطیبِ خانۂ شوق

ہو ذکرِ ولادتِ پیمبرؐ

اعلیٰ اولیٰ اہم و اکبر

—:۰:—

چراغ کعبہ

سنہ ۱۳۰۱ھ

ہے نامِ خدا سوادِ تحریر
واللیل اذا سجیٰ کی تفسیر

دریائے رواں ہو دُرِ نظم آج
یہ بحرِ خفیف بحرِ مواج

جاتا ہے کلیم آسماں تک
معراجِ سخن ہے لامکاں تک

خلوت گہِ دل ارم سرشتہ
پروازِ طبیعت اک فرشتہ

ہر گوہرِ قلزمِ تکلّم
سیارۂ آسمانِ ہفتم

ہر حرف سبزۂ زبانِ سوسن
گنجینۂ رازِ ہشت گلشن

ہر لمعۂ فکرِ طبعِ والا
شمعِ سرِ طاقِ عرشِ اعلیٰ

ہر گُل میں ہو رنگ گلستاں کا
ہر قطرے میں موجزن ہو دریا

ہر لفظ عروسِ پردۂ گوش
ہر معنی جانِ پیکرِ ہوش

مضموں نئے روپ کی پھبن ہے
اک راستی لاکھ بانکپن ہے

خطرہ نہیں بحر میں سخن کے
کھٹکا نہیں قفل میں دہن کے

بندش کی ادا ہے دستۂ گل
طرزِ نمکیں ہے شہدِ بلبل

نیرنگیِ دماغ رنگِ تقریر
بیداریِ قطبِ خوابِ تحریر

تحریر کی وضع میں تامل — تقریر کے دور میں تسلسل

مضمون کو ہے ازدیاد کا شوق — مصرع کو ہے مستزاد کا شوق

منظور ادائے خوش بیانی — تشریح کتاب آسمانی

سرسبزی طبع نکتہ پرور — کشاف رموز خلد و کوثر

کاغذ میں سطور کا تسلسل — ہے کھیت میں چاندنی کے سنبل

شبدیز قلم کی شان اعلیٰ — جنگل میں براق کے غزالا

تحریک انامل سخنگو — جبریل امیں کا زور بازو

از رفعت طبع من چہ پرسی — ہر حرف کی عرش پر ہے کرسی

اک رات کی روشنی ہے دل میں — چھٹکی ہوئی چاندنی ہو دل میں

شب کیا کہ جہاں کا بخت فیروز — عالم کا خلاصہ شب روز

ایام کے گیسوئے مسلسل — آنکھوں میں تہ آسماں کے کاجل

ساعت ہے کمال بدر شب کی — شب ہے شرف عرب کی

اندھیاری کے دیکھ لیں اجالے — آئیں سر طور جانے والے

آغاز روایت

بھیگی ہوئی رات آبرو سے — داخل ہوئی کعبے میں وضو سے

اوڑھے ہوئے لیلیٔ گل اندام — شبنم کی ردا بقصد احرام

گویا کہ نہا کے آئی فی الحال — جھٹک جھٹک کے نچوڑتی ہوئی بال

کیا شوخ صفائے رنگ فق ہے — سر سے پا تک عرق عرق ہے

نامحرموں سے چھپائے چہرہ　　پردیں کو بنائے منھ کا سہرا

آنا کھلتا ہوا نہ جانا　　انداز خرام صوفیانہ

سنّاٹے کا دم انیس و ہمدم　　انفاسِ ہوا رفیق و محرم

خوشبو وہ کہ ہار یاسمن کے　　لپٹے ہوئے بالوں میں دلھن کے

یا تازہ بسی ہوئی ختن کی　　کلیاں یوسف کے پیرہن کی

ناخن کی جگہ ہلال کی ند　　دفتر سے طلوع سے ندارد

گرتے ہوئے ٹوٹ کر ستارے　　ایماء رمیِ جمار کے اشارے

قربان رہِ ضرورتِ ہدیٰ　　نور و حمل سپہر تا جدیٰ

قُطبین کے سایۂ ضیا میں　　مشغول دوگانے کے ادا میں

خلوت کی بجائے انجمن کو　　پردے میں چھپائے مادمن کو

صورت میں غلافِ محترم کے　　در پردہ طواف میں حرم کے

گُریز

تھا دیکھ کے اس ادا کو مفتوں　　دشتِ عرفات شکلِ مجنوں

چشمِ در کعبۂ معلّٰے　　آئینۂ حیرت تماشا

سکتے میں کہ گل یہ کیا کھلا ہی　　اس رات کا رنگ روپ کیا ہی

آنکھوں میں ہوا سمٹ کے یکجا　　بیدار دلوں کا کیا سویدا

میدان نظر میں خلوت آرا　　کس چشمِ سیاہ کا ہے پردا

دامانِ نگاہ بن کے پھیلی　　کس دیدۂ منتظر کی پتلی

گل دار ہوئے ہیں سبز فانوس — پنجرے میں طوطیوں کے طاؤس
واللیل کی زینت حواشی — تفسیرِ کبیر کہکشاں کی
انجم کا یہ آسماں میں نقشہ — سوسن کی زمیں میں بنفشہ
جگنو کا ہوا میں یہ اشارا — ظلمت کا چمک رہا ہے تارا
تاریکی ہے یاں سے منزلوں دور — پیدا ہے سوادِ کشورِ نور
ابرِ رحمت گھرے ہوئے ہیں — کچھ رات کے دن پھرے ہوئے ہیں
نفرت ہے ستم کو آسماں سے — ہے تیر کھنچا ہوا کماں سے
چھلے میں ہے پیر قوس روپوش — عقرب کے ہے نیش میں بھرا نوش
گردوں کو اسد کئے ہوئے زیر — چھوٹا ہوا نیل گاؤ پر شیر
رفعت کا ہوا ہے سکہ جاری — میزاں کے ہیں دونوں پلے بھاری
نوشاہ بنا ہوا ہے جوزا — ہے زیبِ کمر زری کا پٹکا
مریخ مشیرِ بلند اختر — گردوں کا لڑا ہوا مقدّر
کیواں کو دم سکندری ہے — چمکی زہرہ کی مشتری ہے
ہر پستی ہے اوج سے ملاقی — ہر شانِ نزول کو ترقی
اعلیٰ کی طرف ہے میلِ انوار — پروانہ چراغ سے خبردار
شبنم کے ہیں پر لگائے گلشن — بلبل سے کہو کہ پکڑے دامن
ذروں کی طرح نہ دشت اڑ جائیں — دیوانوں سے کہئے ہوش میں آئیں
شمشاد نہیں کسی کے بس میں — قمری نہ پڑی رہے قفس میں
ساحل ہوتا ہے خشک ذرے — نکلا جاتا ہے بحر بر سے

کنعاں کے اُڑا رہا ہے جوہر — دلو آج بنا کے ڈول جنتر
یونس سرِ حوت تک پہنچ کر — سکّہ نہ بٹھائیں ہر درم پر
مرغابیِ برق ابر مسکن — چگ جائے نہ سنبلے کا خرمن
اُڑ جائے نہ سطحِ ارض آگہی — سرطاں پہ کرے نہ چوٹ ماہی
پامالی زمیں نہ آسماں ہو — پتری نہ سڑک کی کہکشاں ہو
ظاہر ہوئے کس لئے یہ ساماں — کیوں اتنے عروج پر ہے دوراں
کیوں خاک کی اتنی ارجمندی — کیوں پستی کی اس قدر بلندی
کیوں شب کا یہ حسن روز افزوں — کیوں ہے یہ طبع اتنی موزوں
محمول کا کس طرف ہے موضوع — مسند کو کیا ہے کس نے مرفوع
یہ کس کی خبر کا مبتدا ہے — موصول کہاں کہاں صلہ ہے
ہیں کس کے مضاف یہ عجائب — راجع ہے کدھر ضمیرِ غائب
ناگاہ خطابِ وحیِ تنزیل — حالی لقبِ حضورِ جبریلؑ

مدحِ جبرئیل

عمانِ کرم کے دُرِّ منضد — قرآنِ شرف کے سورۂ نور
مانندِ دقائق میں یہ نازل — مانندِ دعا سپہر منزل
منشورِ اوامر و نواہی — عنوانِ صحیفۂ الٰہی
فہرستِ اخبارِ اصفیا کی — تاریخِ گزشتہ انبیا کی
دُرجِ گہرِ کلامِ باری — پیغامبرِ پیامِ باری

وارد ہوئے ابرساں زمیں پر — ساتھ اُن کے بُراقِ برق پیکر

تمہید وصفِ براق

پہنچا ہی بُراق تک جو نامہ — دو ہاتھ اُچھل پڑا ہی خامہ

شوخی پہ ہی کلکِ تیز رفتار — جل جائے سمندِ سبعِ سیّار

قطبین میں سُن میانِ انجم — ڈگڑی کی ہوئی ہی چوکڑی گُم

چکر میں ہی چار موجِ دریا — نشہ سا ہرن ہے چوکڑی کا

مضمون کی جست میں ہے گرمی — یا جست کے تار ہیں سب بجلی

ہاں اے مرے خامۂ سبک گام — آہستہ خرام بلکہ مخرام

دو چار قدم وہ چل سنبھل کر — حرف اُڑ کے نہ جا سکیں فلک پر

گو نہ ہوسکے گا کچھ مگر خیر — لکھ وصفِ براقِ آسماں سیر

صفتِ بُراق

چھوٹا سا قدس فرشتہ ہیکل — کھیت اُس کا بہشتِ خلد جنگل

سہ پارہ فلک کے آنے والا — اطلس کو کتاں بنانے والا

بدلی چرخ سے نکلے وہ چھپ کر — فانوس سے جس طرح کہ پرتو

شیشے سے پری چمن سے شبنم — سیپی سے گہر حباب سے دم

گلشن سے بہار جسم سے جاں — آنکھوں سے نیند دل سے ارماں

صحرائے شہود میں رمِ غیب — چلتی ہوئی راہ عالمِ غیب

شوخی میں سلوکِ شوق کا حال ۔ رفتار میں جذبِ عشق کی چال
نیرنگِ طلسم حیرت آئیں ۔ یا گنجِ روانِ دولت دیں
اقبال کا یا کہ بالِ دیگر ۔ یا روحِ امیں کا تیسرا پر
یا دیدۂ منتظر میں نقشا ۔ اڑتی ہوئی وصل کی خبر کا

درود جبرئیل و براق بر آستانہ شریف

بالجملہ وہ دونوں محرمِ قرب ۔ پروانہ و شمعِ عالمِ قرب
یوں آئے ہو جس طرح سے خاجل ۔ پروانہ چراغ کے مقابل
یا جیسے کہ عاشقانِ مضطر ۔ اپنا خطِ شوق آپ لے کر
حاضر ہوئے اُسکے آستاں پر ۔ جس کا کہ مکاں ہے لامکاں پر
محبوب خدائے انس و جاں کا ۔ مقصودِ رموزِ کُن فکاں کا
منظور اشارۂ قُمْ فَکَبِّرْ ۔ قائم بمقامِ قُمْ فَاَنْذِرْ
نورِ القمرین والکواکب ۔ خورشیدِ مشارق و مغارب
ہاشم کی کلاہ میں گلِ تر ۔ دامن میں قریشیوں کے گوہر
امکاں کے گہر کا ابرِ نیساں ۔ دریائے قدم کا شاخِ مرجاں
صانع کے قلم کا رنگِ ایجاد ۔ بندوں کے چمن کا سروِ آزاد
ایماں کی سند کا نقشِ خاتم ۔ عرفاں کے نگیں کا اسمِ اعظم
آغازِ ازل کی ابتدا کا ۔ انجامِ ابد کی انتہا کا
تشبیہ کے آئینہ میں تمثال ۔ تنزیہ کی سلطنت کا اقبال

رونق دہِ دینِ تجلّی — شمعِ تہِ دامنِ تجلّی

لاہوت مقام و عرش تمکیں — شاہنشہِ انبیا محمدؐ

تا دورِ زمانہ بھر نامش — تسلیمِ خدا را احترامش

اس وقت وہ دفترِ معانی — تھا داخلِ بیتِ اُمِّ ہانی

رکھتا ہی نہ تھا قدم زمیں پہ — نازاں تھا مکاں اس مکیں پر

تھی خاک وہاں کی گُل بدامن — اُس حجرے کا تھا چراغ روشن

راحت تھی نیاز مندِ سرکار — تھا خواب کا بختِ خفتہ بیدار

رحمت کی ردائے مہر گستر — گلگوں و لطیف و صاف بستر

رنگینیِ فیضِ عام تائیں — خاطر کا گدازِ شمعِ بالیں

ہم خانسلوں کا خیال ہرکیں — آرائشِ پردہ ہائے محمل

تھی چاندنی کی بساط ہی کیا — ہوتی جو وہ فرشِ بزمِ والا

کیا بالِ ہما کی بالشِ پر — تکیہ سرِ پاک کا خدا پر

نازل سوئے عالمِ مجازی — امواجِ محیطِ بے نیازی

جبریل ہیں اور براق بھی ہے — قاصد بھی ہے اشتیاق بھی ہے

تحریکِ نسیمِ صبحِ صادق — کشتیِ شباب و ہوا موافق

کوسوں سے رسولِ رتج پرعد — آیا ہے ہوائے شوق لے کر

آنا ہے طلب کا استعارہ — بُردن کا ہے آمدن اشارہ

یعنی اُٹھے کر بحرِ پُر جوش — گوہر کے لئے ہے کھولے آغوش

اُٹھے کہ چمن ہرا بھرا ہے — طوطی بُلبُل کا بولتا ہے

اُٹھئے کہ ہے بابِ فیض مفتوح ۔۔۔ ہے طالبِ جسمِ عالمِ روح

اُٹھئے کہ نگاہِ چشمِ تنزیہ ۔۔۔ ہے منتظرِ جمالِ تشبیہ

اے محملِ شوق منزلِ ذوق ۔۔۔ اے شاہدِ ذوق محملِ شوق

اے ہمت طالب آنِ مطلوب ۔۔۔ اے جانِ حبیب شانِ محبوب

تھی دل سے تجھے طلب خدا کی ۔۔۔ ہر لحظہ تھی یاد کبریا کی

اب اس کی طلب کا ہے تقاضا ۔۔۔ ہے یاد میں تیری حق تعالےٰ

دیکھ اُٹھ کے بہارِ منزلِ صدر ۔۔۔ اے اِمشب و ہر شبت شبِ قدر

کر سیر مقامِ قدس کی آج ۔۔۔ اے امشب و ہر شب تو معراج

عرش آپ کا منتظر ہے چلئے ۔۔۔ خاطر کو سنبھالئے سنبھلئے

پاکر یہ اشارۂ کرامت ۔۔۔ کی شوق نے شورشِ قیامت

سینے سے جگر چلا نکل کر ۔۔۔ شادی سے ہزار ہاتھ اچھل کر

فرحت سے ہوا یہ قلب بیتاب ۔۔۔ آئینہ دکھا رہا تھا سیماب

پہنچا دلِ بے قرارِ سرور ۔۔۔ سو بار زمیں سے آسماں پر

تشریف آوری بیت اللہ

اُٹھ کر وہ خدا کا آرزومند ۔۔۔ لب تشنۂ شربتِ شکر خند

آیا پئے آبروئے کعبہ ۔۔۔ مانندِ خلیل سوئے کعبہ

محبوبِ خدائے بحر و بر کا ۔۔۔ مہماں ہوا خدا کے گھر کا

اُس گھر میں یہ تھا خوشی کا عالم ۔۔۔ ق ۔۔۔ ڈر تھا کہ اُبل نہ جائے زمزم

کعبہ نہ کرے طواف اپنا — ہو قبلہ نما کہیں نہ قبلا
پاؤں پہ بتانِ سرکشیدہ — گر پڑتے نہ ہوں خدا رسیدہ
اہلاً سہلاً کہا حرم نے — لبیک حریم محترم نے
محراب جھکی سرِ ادب سے — منبر نے قدم لئے نبی کے
آیا جو کرم پہ عشق بیباک — سینہ کیا شق جگر کیا چاک
بھڑکا دئے اور شعلے دل کے — آبِ زمزم کے دے کے چھینٹے
کی مشقِ جفا ستم وفا سے — زخمی بھی کیا تو اک ادا سے
لبریز طرب کیا الم سے — نشرح کو ملا دیا الم سے
گوہر کو بنا دیا سمندر — آئینے کو کر دیا سکندر
بھر دی دلِ پاک میں تجلی — یا کعبۂ دل میں کی سپیدی
خالی اُسے کرکے ماسوا سے — لبریز کیا فقط خدا سے
حق سے رگ و پے کو کرکے معمور — جسمِ بشری کو کر دیا نور
بندے سے کہا نظر بچا کر — کیا غیر ہے تو خدا خدا کر
وحدت کو کھچا دوئی کا نیرنگ — بیرنگی کی سمت کو چلا رنگ
بسمل ہوئی قلب کی تپش بھی — کوشش کرنے لگی کشش بھی
اعلیٰ کی طرف ہوا ارادہ — کعبے نے کہا خدا کو سونپا
با عزت و شان و جاہ و تمکیں — آیا بالائے خانۂ دیں
حضرت کے رکاب پر قدم تھے — یا طاق میں رکھے گل کے دستے
اشہر وہ راہوار چالاک — اور پشت پہ شہسوار لولاک

یہ شان کبھی سُنی نہ دیکھی ‌ ‌ ‌ افلاک کی ہفت پشت نے بھی

بی باگ تو اشہبِ شباب گام ‌ ‌ ‌ تھا صُبحِ بہارِ کشورِ شام

مسجدِ اقصیٰ

پیشِ نظر جنابِ عالی ‌ ‌ ‌ بیت للقدس کا بابِ عالی

وہ سرورِ انبیائے پیشیں ‌ ‌ ‌ وہ باعثِ فخرِ شرع و آئیں

مسجد کے قریب آکے اُترا ‌ ‌ ‌ آداب سے سر جھکا کے اُترا

اک ہاتفِ غیب دال خبر دِہ ‌ ‌ ‌ اَسریٰ سُبحانہٗ بِعَبدہٖ

ہر شے تھی وہاں کی حیرت افزا ‌ ‌ ‌ اللہ کے گھر میں تھی کمی کیا

گوشے گوشے میں روح واصل ‌ ‌ ‌ پہلو پہلو میں قلب شاغل

ظلمت کے غبار سے نمایاں ‌ ‌ ‌ گردِ رہِ لشکرِ سلیماں

شانِ لبِ بام سے ہویدا ‌ ‌ ‌ جاں بخشیِ حضرتِ مسیحا

دیوار میں خامشی کا عالم ‌ ‌ ‌ آثارِ قبولِ صومِ مریم

داؤد کے نغمہ ہائے دلبند ‌ ‌ ‌ کھائے دمِ عیسوی کی سوگند

سلطانِ عرب کے مژدہ گویاں ‌ ‌ ‌ انجیل و زبور اُٹھائے قرآں

مرفوع پیمبروں کے رایات ‌ ‌ ‌ یا سورۂ انبیا کے آیات

ہر تختے میں تھے ہزار تھالے ‌ ‌ ‌ اک شجرۂ طور کی قلم سے

وہ مرجعِ کائنات باہم ‌ ‌ ‌ وہ قبلہ یہ کعبۂ دو عالم

قبلے نے درود کی ندا دی ‌ ‌ ‌ کعبے نے نمازِ شکر ادا کی

مینارہ اُٹھے برائے تعظیم — محراب جھکی بقصدِ تسلیم

منبر نے پڑھا ادب سے گویا — شاہنشہِ انبیا کا خطبہ

آنکھوں کو بچھائے تھا مصلّا — سایہ کئے گنبدِ معلّا

ازراہ کمالِ مہربانی — اُس گھر سے ہوئی یہ میہمانی

رکھ کر مے و شیر کو مقابل — اُس صاحبِ ذوق کا لیا دل

اِک رنگ میں لالہ ایک نسریں — اک ذوق میں تلخ ایک شیریں

گلگوں مئے ناب مہرِ پیکر — کہسارِ طرب کی لعلِ احمر

اکسیرِ طہارتِ نفس کی — یا روح کھنچی ہوئی ہوس کی

وہ شیر لطیف ماہِ تاباں — شیرینیٔ دردِ کاہشِ جاں

جاں بخشیٔ دورِ عالمِ عشق — بالائی اک آتشِ غمِ عشق

کی رغبتِ قلب نے جو تاثیر — مقبولِ بشیر ہو گیا شیر

عکسِ لبِ جانفزا لبن میں — ہم رنگِ عقیق تھا یمن میں

پر کا سرِ مے پہ تیغ نے کا — انگور کے زخم پہ نمک تھا

پی کر وہ شیر صبح پیکر — خورشید رواں ہوا فلک پر

…ئی کا قافلہ رواں تھا — تجرید کا ساتھ کارواں تھا

گلگونِ بہار تھا وہ شبدیز — مانندِ دمِ نسیم گلریز

پہونچی جو ہوائے دامنِ پاک
کھلنے لگے غنچہ ہائے افلاک

سیرِ فلکِ اوّل

پتلی نے سمندِ بادپا کی ‏— جا کر چشمِ قمر میں جا کی

وہ خطبۂ منبرِ خلافت ‏— آئینۂ جوہرِ شرافت

جس کا کہ ارم ہو تختِ طاؤس ‏— افلاک و نجوم شمع و فانوس

خلقت ہوئی جس کے جان و دل سے ‏— جس طرح بشر کی آب و گل سے

ہم مرتبۂ صفیِ باصفا کا ‏— مصداق خطابِ مصطفےٰ کا

وہ روزِ ازل کا سعدِ اکبر ‏— وہ اوّل ما خلق کا مظہر

وہ سطرِ اخیر صفحۂ راز ‏— وہ مطلعِ اوّلینِ آغاز

وہ آخرِ انبیائے مرسل ‏— جس کا ثانی نہیں وہ اوّل

تنزیہ کا لطف پانے والا ‏— شانِ وحدت دکھانے والا

پہنچا کیا طے زمیں کا دفتر ‏— مثلِ الف اوّل آسماں پر

آیا جو نظر وہ فخرِ عالم ‏— آدم نے کہا کہ خیر مقدم

فرخندہ پسر ملا پدر سے ‏— خیر البشر اوّل البشر سے

پہلے پہل آسماں کو دیکھا ‏— ارواحِ فرشتگاں کو دیکھا

پہونچے قدمِ سعیدِ سرور ‏— مہتابی منزلِ فلک پر

پامال طبیعت رواں کی
گویا تھی زمین آسماں کی

فلک دوم

پھر وہ سببِ ظہورِ ایماں
ظلماتِ جہاں میں آبِ حیواں

جس کے شہدا کا واپسیں دم
صبحِ انفاسِ ابنِ مریم

جس کا کرم آیتِ شفا ہے
بیمار کے درد کی دوا ہے

ہے جس کی اذانِ صبحگاہی
احیائے شریعتِ الٰہی

وہ گوہرِ آبِ زندگانی
جس کا اوّل نہیں وہ ثانی

شانِ احد احمدِ مکرم
شاہنشہِ کشورِ دو عالم

پھیلی ہوئی جس کی چاندنی ہے
دن دونی ہے رات چوگنی ہے

یکتائی کا رنگ لانے والا
نیرنگِ دوئی مٹانے والا

پہنچا بکمالِ شادمانی
تا دائرۂ سپہرِ ثانی

رونق ہوئی کشورِ فلک میں
جان آگئی پیکرِ فلک میں

یکجان دو تن ہوئے نمایاں
یحییٰؑ کو لئے مسیحِ دوراں

تاجِ سرِ انبیا کے گوہر
آئینۂ حق نما کے جوہر

یحییٰؑ نے صدائے مرحبا دی
انفاسِ مسیح نے جلا دی

تھا منشئ چرخ لو لگائے
خامے کی طرح سے سر جھکائے

زندہ ہوئیں صورتیں رقم کی
اور روح پھڑک گئی قلم کی

فلک سوم

پھر وہ شرفِ ستارۂ حُسن — زیبِ رُخِ ماہ پارۂ حُسن

ہے جس کی حسین و پاک صورت — اک نسخۂ گلستانِ قدرت

جس پر ہو فدا چمن میں سُنبل — گلزار میں گُل قفس میں بلبل

ہیں جس کے بہارِ رُخ کی تمہید — اوراق سہ برگۂ مُوالید

وہ واسطۂ قدیم و حادث — سعدین فلک نشیں کا ثالث

وہ چشم و چراغ آدم و نوح — سروِ چمنِ مثلثِ روح

توحید کا تخم بونے والا — تثلیث کا گھر ڈبونے والا

یوں گزرا تیسرے فلک پر — جس طرح نظر میں حُسنِ منظر

سراپا

اس جا ہے سخن کا اور مرجع — مصرع ہے ہر ایک حُسنِ مطلع

کاتب کی چمک رہی ہو تقدیر — آنکھوں میں کھنچی ہوئی ہو تصویر

نقشے کی ہے وہ لطیف صورت — جس سے کہ ہو اہلِ دل کو حیرت

صورت کا وہ دلپذیر نقشہ — جس سے کہ ہے آئینہ کو سکتہ

سورج کی نہ دوپہر پلٹ جائے — اس دم مرے سامنے سے ہٹ جائے

گہ بدر کمیں ادھر اُدھر ہو — کہہ دو مرے شہر سے بدر ہو

حقا کہ وہ جسم سر سے تا پا — ہے شاہدِ غیب کا سراپا
دیکھا ہے خدا نے اپنا عالم — آئینہ بنا کے قدِ آدم
کھینچی بہ کمالِ حسنِ تدبیر — نقاشِ ازل نے اپنی تصویر
رخ میں صفتِ جمال دی ہے — صورت میں جان ڈال دی ہے
ابرو پہ جبینِ مہ شمائل — رکھی ہوئی رحل پر حمائل
پیشانی ہے جزوِ مصحفِ رو — اس پارے کے دو رکوع ابرو
واللیل کا ترجمہ ہیں گیسو — تفسیرِ اذا سجیٰ ہے گیسو
آنکھوں سے لکھوں صفت وہ آنکھیں — مازاغ زاغ نے دیکھیں وہ آنکھیں
بیداریِ بختِ چشمِ ایجاد — سیپارۂ رخ کی سورۂ صاد
خلوت گہِ کبریا کو دیکھا — آنکھوں کی قسم خدا کو دیکھا
بینی سے بلند اخترِ حسن — معراج پہ ہے پیمبرِ حسن
اسرارِ دہن ہیں وحیِ منزل — اور حاملِ وحی ریشِ مرسل
احباب میں لب مسیحِ تقریر — اعدا میں لیے زبانِ شمشیر
کیا ذکرِ تبسمِ نبی ہے — گل کی گلشن میں جو ہنسی ہے
کانوں کی سنی ہے کیا روایت — جو سر ہے قطب کی ولایت
جوہر کا بھرا ہوا خزینہ — آئینہ بنے مثالِ سینہ
اسرار نہ آسماں نظر میں — ڈوبے ہوئے ہفت بحر میں
اس گردنِ صاف کی بلندی — تکبیر فریضۂ سحر کی
رعنائیِ قامت مناسب — روزے میں اذا الیہ قامت مغرب

دیکھے ہیں فلک میں یا زمیں میں ہاتھ ایسے کسی کی آستیں میں

دو انگلیوں میں یہ ماہ کا حال مقراض میں جس طرح تھا جال

کھوئے ہوئے شوقِ عرشِ عالی عیسیٰ نے براہ پائمالی

چرچے یہی شیخ و شاب میں ہیں پاؤں ایسے کسی رکاب میں ہیں

دیکھی جو وہ صورت دل آرا ارواح کو دفعۃً غش آیا

حالت ہوئی بیخودی کی طاری زہرہ کہیں بھول اُٹھی ستاری

کہتے تھے ملک سُنی نہ دیکھی صورت ہے کہ قدرتِ الٰہی

حاضر تھے مہِ منیرِ کنعاں فرزندِ جوان پیرِ کنعاں

گُل جن کے تھے مصر کے چمن میں کانٹے کنعاں کے پیرہن میں

یعقوبؑ تھے جن کے ناز بردار تھا جن کے دلوں میں گرم بازار

آنکھوں میں سمائی وہ تجلی جو خواب میں تھی ہمیشہ دیکھی

یوسفؑ ہوئے جانِ دل سے شیدا منہ دیکھ کے رہ گئی زلیخا

فلک چہارم

پھر وہ خطِ عفوِ اہلِ عصیاں فرزانہ شفیعِ پیشِ یزداں

جس سے کہ ہوئی شکستِ کفار صحرائے عرب ہوا جس سے گلزار

تشریفِ شرف کی بے کم و کاست جس کے قدِ راست پر ہوئی راست

وہ رونقِ چارسوئے ایجاد اعجازِ کرامتِ خداداد

تھے جس کے چہار یارِ ذیجاہ منزل گہِ نطفۂ مہر کے ماہ

زیبائشِ صدرِ حلم و تمکیں — آرائشِ چار بالشِ دیں

بیکس کی مراد دینے والا — ناچار کی داد دینے والا

ٹھہرا جو سرخ چھاپیں پر — یا صفحۂ سیم پر خطِ زر

اسرارِ نہاں کے لکھنے میں آئیں — گو دونوں زبانِ خامہ بن جائیں

میداں وہ عجیب روپ میں تھا — خورشید بھی دوڑ دھوپ میں تھا

کی مصحفِ انبیا کی تدریس — تا وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِدْرِیْس

یکجا ہوئے دو نبیِ اکرم — مثلِ صفحاتِ خطِ توأم

یک رنگیِ مصطفےٰ و ادریس — قدرت کے قلم کی سطرِ تجنیس

ہم وضع دو نقشِ کلکِ ایجاد — دو قطعے نوشتۂ یک استاد

فلکِ پنجم

پھر وہ گُلِ نو بہارِ معنی — وہ گوہرِ شاہوارِ معنی

ہو جس کی زباں میں فصاحت — ہے جس کے کلام میں ملاحت

ہو جس کی شگفتہ رنگ تقریر — مَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی کی تفسیر

اعجاز اثر بیان شیریں — قرآں کا ورق زبانِ شیریں

اورنگ نشیں عزت و جاہ — زورِ سرِ پنجۂ یَدُ اللہ

تکبیر کی جس کے پاس دولت — ہو جس کی نماز پنج نوبت

گیرانِ جہاں کا آبرو ریز — بر ہمزنِ پنج گنجِ پرویز

دُر ہائے یقیں پرونے والا — دل سے شش و پنج کھونے والا

آیا سرِ چرخِ پنجمیں پر — یا افسرِ سلطنت پہ گوہر

ہارونؑ نے کہ افصح البیاں تھے — ق — گویا کہ کلیمؑ کی زباں تھے

موسیٰؑ کے وزیر اور برادر — پیغمبرؑ و بازوئے پیمبرؑ

کی نعت ادا بخوش بیانی — یا وصفِ چمن میں گلفشانی

تحریر کئے ہزار دفتر — انواعِ زبرجدِ فلک پر

بہرام تھا مہرِ خامشی کی — عبری نے یہ کی تمام ترکی

فلکِ ششم

پھر وہ دُرِ بے بہائے تمکیں — وہ لالہ و لعلِ کوہِ تمکیں

جس کی نہیں روک لامکاں تک — پایاب ہو نیل آسماں تک

ہو دور میں جس کے سحر باطل — افسوں ہے اسیرِ چاہِ بابل

آہوئے رمیدہ ساحری ہے — اللہ کی گائے سامری ہے

جس سے ہوئی شانِ کفر نابود — فرعون کوئی بچا نہ نمرود

جس کی شوکت وزیر و شہ پر — شمشیر اُس کی قضا کا شہپر

جس کی بخشش سے ڈر کے قارون — پہلے سے ہوا زمیں میں مدفوں

وہ روزِ طلوعِ صبحِ بینش — صبحِ شش روزِ آفرینش

وہ قبلۂ شش جہاتِ عالم — وہ مرجعِ کائناتِ عالم

اندازِ کرم بتانے والا — شش دانگِ جہاں لٹانے والا

گردونِ ششم پہ چشمِ بد دور — چمکا مانندِ شعلۂ طور

جلوے وہ جمال نے دکھائے
موسیٰ وہی آگ لینے آئے

تھا داغِ فراقِ لن ترانی
مسرورِ وصالِ من رآنی

وہ محوِ کلامِ ایزدِ پاک
تھا مُہرِ سکوت، ما عرفناک

آئی تھی صدائے عقلِ اوّل
دیکھے کوئی نخلِ طور کا پھل

کیا وادیِ ایمنِ فلک کی
تقدیر سے مشتری ہے چمکی

فلکِ ہفتم

پھر وہ حرمِ سجدہ گاہِ تسلیم
محرابِ حریمِ جاہ و تعظیم

کعبے کا سواد صفحۂ عین
شنگرفیِ نسخۂ ذبیحین

جس کی آمد کا سنتے ہی غُل
آتشکدے شمع ساں ہوئے گُل

گردن میں بُتانِ بے دہن کی
پھانسی ہوئی چوٹی برہمن کی

کلیوں کی طرح سے چُن کے چھوڑا
کعبے میں پڑا بُتوں کا توڑا

طوفانِ بلا ہے جس کا خنجر
بہرِ آذر پرست و آذر

وہ ناظرہ خوانِ مصحفِ دل
خضرِ سرِ راہِ ہفت منزل

سلطانِ سریرِ ہفت کشور
شمعِ فانوسِ ہفت اختر

جمعے کو سعید کرنے والا
ہر ہفتے میں عید کرنے والا

اُترا سرِ بامِ چرخِ ہفتم
قرباں ہوئے ہر قدم پہ انجم

تھیں منتظرِ جنابِ اطہر
تمکینِ خلیلِ ابنِ آذر

کرتا تھا جو صرفِ میہمانی
خوانِ یغمائے من عصانی

دیوانِ ازل کا مطلعِ نور — برجستہ ردیفِ بیتِ معمور
اک بزم کے تھے چراغ دونوں — مل کر ہوئے باغ باغ دونوں
بندوئے فلک بتوں سے بیزار — جنّت سے نجات کا طلبگار

بیت المعمور

اُس بیت میں پھر وہ سرد سوزِ دل — آیا مانندِ تازہ مضموں
قبلہ تھا خدا کے سب گھروں کا — یا صدر تمام دفتروں کا
جلتے تھے وہاں فرشتوں کے پر — گرتے تھے ملک سرِ ملک پر
گنجائشِ غیرِ حق سے معذور — املاک سے تمام خانہ معمور
نیرنگِ خیالِ قدسیاں کا — یا رنگِ محلِ آسماں کا

بہشت و دوزخ

آگے جو بڑھا وہ صاحبِ دل — حیرت کے تھے آئینے مقابل
ہر شے تصویرِ بزمِ تنزیہ — آئینۂ حیرت اُسکی تشبیہ
سب عالمِ غیب کے کرشمے — سرِّ ملکوت کے معمے
باغ لاہوت کے کھلے رنگ — قدرت کے عیاں طلسمِ نیرنگ
خورشیدِ جمال کے ستارے — یاقوتِ جلال کے شرارے
ٹھہری جو اُتر کے پل سواری — املاک نے ادب سے بندگی کی
پاکر خبرِ بہارِ مقدم — گل ہو گئی آتشِ جہنم
تھا خوف کہ ہو نہ جائے برباد — دوزخ مثلِ بہشتِ شدّاد
رحمت کی سحر ہوئی نمودار — ہو کیوں نہ سقر سفر پہ تیار

شعلے کی شرار تھیں فی النّار — خاموش تھا صورتِ گنہگار

پھر وہ گل گلستانِ تنزیہ — وہ باعثِ خلق دہر وافیہ

مانند بہار فرحت انگیز — جنت کی طرف ہوا جلوہ ریز

جس کا ہے لقب میانِ جمہور — نور افشاں باغ عالمِ نور

کیا کیجئے بیاں صفت فضا کی — پھلواری جنابِ کبریا کی

سرِّ صلِّ علےٰ گلِ تر — رمزِ نعمَ العُلےٰ صنوبر

مے وہ کہ برنگ چشمِ مخمور — اپنے نشے میں آپ ہی چور

نَے وہ کہ ہے جس کا ترجمہ لا — ہم معنی لا الٰہ اِلّا

یک سینہ عندلیب صد گل — یک سایۂ گل ہزار بلبل

تارِ رگِ گل ہزار دستاں — از بر کئے بلبلیں گلستاں

رُخ حسنِ عمل کا حور غلماں — چشمِ نگہِ قبولِ رضواں

دریائے کرم سمٹ کے کوثر — رحمت محدود ہو کے ساغر

خوش ہو کے قضا بہشت پیرا — تقدیر نہال ہو کے طوبا

ہر شاخ رہِ خدا کی مشعل — ہر پھول نہالِ شوق کا پھل

ہر چشمہ نیاز کا کرشمہ — یا دیدۂ منتظر کا چشمہ

تھا نوکِ زبانِ حالِ رضواں — دیباچۂ منّتِ گلستاں

اللہ رے یہ میرا مقدر — رکھا اپنے قدم مری جبیں پر

اُمّت سے بھی اسقدر ہوا ارشاد — آکر کریں میرے گھر کو آباد

ہیں سب بد و نیک مجھکو محبوب — بے قید وہ یوسف اور میں یعقوب

اچھے ہوں اگر قصور میرے — عاصی کے قصور سے بدلئے

ہو مشک خطا میرے ختن میں — پانا قرباں ہوا اس چمن میں

کیجئے مجھے قبل حشر برپا
ہے مجکو یہ مدتوں سے کھٹکا

اُس دن عجب اضطراب ہوگا
ہنگامۂ بے حساب ہوگا

مجنوں کوئی رہ نہ جائے بَن میں
بیخود کوئی وادیِ قرآن میں

غافل کوئی حشر میں نہ کھو جائے
محسن کسی سائے میں سو جائے

اے صدر نشینِ یومِ موعود
اے بادشہِ مقامِ محمود

برلا مری آرزو کرم سے
ہو میری بہشت تیرے دم سے

عرش و کرسی

القصہ سمجھ کے جزو و کُل کو
اور دیکھ کے واں کے خار و گُل کو

اور آگے بڑھا وہ طالبِ رب
کہتا ہوا آمدم بمطلب

طوبےٰ سے رکھا قدم جو آگے
جبریل و براق دونوں ٹھہرے

رفرف پہ چڑھا وہ صاحبِ قدر
جس طرح کمال بر سرِ بدر

کرسی پہ بٹھا کے نقشِ مقصود
آیا سوئے عرش پاک معبود

سب سروقدانِ عرشِ اعظم
تعظیم کو اُٹھے قدِ آدم

مقامِ اعلیٰ

زیرِ قدمِ جنابِ والا
اعلیٰ سے جو تھا مقامِ اعلیٰ

دل کی تگ و دو تھی دم سے آگے
سر چار قدم قدم سے آگے

آئینۂ روئے ذاتِ عالی
آئینۂ صفاتِ بے مثالی

چمکا ہوا آئینِ تجلّی
پھیلا ہوا دامنِ تجلّی

وحدت کا کھلا ہوا دو ناکا
جس میں نہیں دخل ماسوا کا

وارفتۂ خیالِ جستجو کے — چھاپے لئے خونِ آرزو کے
اُمید کے تہ نشیں سفینے — ٹوٹے ہوئے حوصلے کے زینے
نکلی ہوئیں ہمتوں کی جانیں — اُتری ہوئیں چلّے سے کمانیں
بھولے ہوئے راہ کے مسافر — ارکانِ رُباعیِ عناصر
افتادۂ خاکِ بحر و ساحل — درماندۂ راہِ خضر و منزل
طاؤسِ سپہر بال بستہ — عنقائے نجوم پر شکستہ
جھیلے ہوئے دور باشِ ادب کی — طوبیٰ و بہشت و عرش و کرسی
جانے کا نہ دے سکیں ملک نام — روحوں کا پہنچ سکے نہ پیغام
تاثیرِ دعا کے در سے محروم — کوششِ شرفِ اثر سے محروم
انساں کی وہاں تھی کب رسائی — آنکھوں میں کشش بٹھا کے لائی
وہ مردمِ چشمِ دین و ایماں — کُحلُ البصرِ وجوب و امکاں
ایمان کا رنگ بوئے تصدیق — نخلِ چمنِ مجاز و تحقیق
وہ مرجعِ کار و کارسازی — دو سرِّ نیاز و بے نیازی
آنکھوں کو تلاشِ جلوۂ رب — کانوں میں صدائے نحن اقرب
آیا سوئے بزمِ لی مع اللہ — آئینے میں جیسے پرتوِ ماہ
پہونچا وہ وہاں جہاں نہ پہنچے — جبریل کی عقل کے فرشتے
نزدیکِ خدا کے حضور پہنچے — اللہ اللہ دور پہنچے
لرزے میں تمام دست و پا تھے — اندازِ جلالِ کبریا تھے
بے سایہ قدِ رسولِ باری — تھا سایۂ نخلِ خاکساری
سجدے کے لئے جھکا ہوا تھا — سرِ عرش اور زمیں پہ ماتھا
ہر لحظہ زبان پر مناجات — ہر لمحہ لبوں پر التحیات

خالق سے نگاہِ پاک محرم
چھوٹی ہوئی عینکِ دو عالم

پتلی میں جما جمالِ دلخواہ
جس طرح چنے پہ قُل ہو اللہ

خاموشیِ عشق سُرمہ پیکر
آوازۂ حُسن شورِ محشر

مواجیِ بحرِ جانگدازی
سیرابیِ باغِ دلنوازی

وحدت کے بچھے ہوئے تھے اورنگ
کثرت کے مٹے ہوئے تھے نیرنگ

تھی اَوج پہ شانِ مصطفائی
دکھلاتی تھی بندگی خدائی

وحدت کی ہوئی دوئی میں آمد
مانندِ اَحَد میانِ اَحْمَد

دامن میں چھپائے غیر کو عین
واحد تھا نقابِ روئے اثنین

عینیّت غیرِ رب کو رب سے
غیریّت عین کو عرب سے

ذاتِ احمد تھی یا خدا تھا
سایہ کیا میم تک جدا تھا

خالق کی صفت ہے ذات والا
وہ شعلۂ طور یہ اُجالا

کیا ہو گئے حد سے بڑھنے والے
سجدے میں درود پڑھنے والے

عرفاں کے مقام کی کریں سیر
دیکھیں کہ صفت ہے عین یا غیر

کافی ہے اسی قدر بیاں بس
بس اے مری طبعِ نکتہ داں بس

لازم ہے ادب سے وہ خموشی
جو مُہر ہو سر کے خاتمے کی

خاتمہ و مناجات

اس وقت اُٹھا ہوا ہے پردا
موقع ہے رسائیِ دعا کا

کر عرض ادب سے سر جھکا کر
تا پایۂ عرش ہاتھ اُٹھا کر

اے پرتوِ مہرِ لایزالی
بے مثل مثالِ بے مثالی

شمعِ حرمِ خدانمائی — قندیلِ حریمِ کبریائی

جس طرح ملا تو اپنے رب سے — انداز سے شوق سے ادب سے

یونہی ترے حامیانِ مہجور — اک دن ہوں تری لقا سے مسرور

صدقے میں ترے یہ آرزو ہے — دم میں رہِ آخرت کریں طے

ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید — جس طرح ہے صبحِ صادق عید

یوں سر پہ ہو مہرِ آتشیں خو — ٹوپی میں کسی کی جیسے جگنو

دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل — میں سوؤں لحد میں ہو کے غافل

گزرے مری نعت کے سخن میں — رکھی ہوئی یہ مثنوی کفن میں

پردہ رہے نامۂ عمل کا — کھل جائے نہ قبر میں لفافا

اُس دم کھلے چشمِ آرزومند — جب دفترِ حشر ہو چکے بند

جلدی کرے شوقِ قلبِ مضطر — کھل جائیں مرے براق کے پر

اس تیزی سے آئے وہ سبک بال — پیچھے رہیں کاتبانِ اعمال

پہونچے مرا بادپا ارم تک — پہنچا دے مجھے ترے قدم تک

رہ جائیں نہ میرے دل کے ارماں — مشکل ہے نہ مشکلیں ہوں آساں

شامت سے نہ پائمال ہو جائے — سبزہ جو اُگے نہال ہو جائے

پھولے پھلے گلشنِ تمنا — عقبیٰ مری پھل ہو پھول دنیا

یاں شوق و خلوص و التجا ہو

واں میں ہوں آپ ہوں خدا ہو

ختم شد

Title Printed at Nava Bharat Press, Lucknow.